تبلیغی جماعت کے مخالفین سے چند گذارشات

ایم عبدالخالق نعیم نور خانوی

تبلیغی جماعت وہ جماعت ہے کہ جو اسلام کی سربلندی اور ترقی کے لئے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کام کر رہی ہے۔ اور جس کا آغاز برصغیر پاک و ہند میں حضرت مولانا محمد الیاسؒ کی دینی دعوت سے ہوا۔ حضرت مذکورہ کوئی پوشیدہ ہستی نہیں۔ آپ اپنے دور کے معروف ترین بزرگ تھے۔ اللہ اور اللہ کے حبیب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ کا عشق ان کی ہر اک ادا سے پوری طرح عیاں تھا، آپ اگر جینا چاہتے تھے تو خالقِ کل کائنات کے لئے، اور اگر مرنا چاہتے تھے تو بھی اسی قادرِ مطلق کی رضا مقصود تھی۔

حضرت جی نے تبلیغِ دین کے جس پودے کو لگایا۔ اور ان کے معتقدین نے جس لگن، محنت اور جانفشانی سے اس پودے کی آبیاری کی۔ آج ان کی محنت رنگ لائی ہے۔ اور تبلیغِ دین کا وہ پودا پھولنے پھلنے لگا ہے۔ لیکن "جہاں پھول وہاں کانٹا" کے مصداق تبلیغِ دین کے اس پودے کو مخالف طبقے کے الزامات کے طوفانوں کا سامنا بھی ہے۔ البتہ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اور نہ ہی تبلیغی جماعت کے کارکن اس قسم کے طوفانوں سے متاثر ہوں گے۔ کیونکہ

رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ پس جانے کے بعد
سرخرو ہوتا ہے انسان ٹھوکریں کھانے کے بعد

محترم قارئین! آپ میں سے اکثر تبلیغی جماعت سے منسلک ہوں گے۔ لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے۔ جو اپنے مفاد کی خاطر اس جماعت کو انتہائی نفرت و حقارت کی نگاہ سے ہی نہیں دیکھتا۔ بلکہ اسکی تذلیل اور مخالفت میں اہم کردار ادا کرنے کیلئے ہر وقت کمربستہ رہتا ہے۔

کیوں؟ شاید یہ لفظ آپ کے ذہن میں وضاحت طلبی کے لئے ابھرا ہو۔ لیکن یہ وضاحت اگر آپ اس گروہ سے طلب کریں۔ جو یہ مذموم حرکت کرنے پہ تلا ہوا ہے۔ تو شاید وہ اس لفظ "کیوں" کے جواب کیلئے کوئی مناسب الزام تراش لے۔ البتہ جہاں تک میرا ذہن کام کرتا ہے۔ یہ مخالف فریق کی ہٹ دھرمی، متعصب مزاجی، خود غرضی، کم ظرفی اور تنگ نظری ہی ہے۔ جو اسے تبلیغی جماعت کے خلاف محاذ آرائی پر آمادہ کرتی ہے۔ شاید وہ

اپنے مریدین کی سٹیٹ کی حفاظت کیلئے ایسا کرنے پر مجبور ہیں۔ جو ان پر چاروں اطراف سے نذرانوں اور تحفے تحائف کی اندھا دھند بارش کرنے کیلئے رات دن مصروف ہیں۔

شاید مخالف طبقہ " کلُّ نفسٍ ذائقۃُ الموت " بھول بیٹھا ہے۔ یا پھر اُسے " امر بالمعروف ونہی عن المنکر" یاد نہیں رہی۔ ورنہ اگر اُسے مذکورہ آیتیں یاد ہونے کے ساتھ خوفِ الٰہی اور قبر کا گڑھا یاد ہوتا۔ تو شاید وہ اتنی گھٹیا حرکت کرنے سے گریز ہی کرتا۔

پچھلے دنوں اس مخالف طبقے کے چند ارکان نے یہاں شہر جھادریاں میں تبلیغی جماعت والوں پر اپنی مسجد کے دروازے بند کرنے کا اعلان کیا۔ مخالف طبقے نے مسجد میں داخلے پر ہی پابندی نہیں لگائی، بلکہ اس کے ارکان نے یہاں تک کہہ ڈالا، کہ جس مسجد میں اللہ والوں کی یہ جماعت قیام کرے۔ اس مسجد کی صفیں انتہائی ناپاک ہیں۔ گویا انہوں نے نفرت کی آگ بھڑکائی ہی نہیں بلکہ اسے پھیلانے کی کوشش بھی کی ہے۔ ذرا غور فرمائیے! ایک مسلمان کسی کے لئے اس قسم کے الفاظ استعمال کرے۔ اور نفرت کی اتنی شدید آگ بھڑکائے۔ تو کیا وہ مسلمان کہلانے کا حقدار ہے۔؟ کیا اس نے قرآن حکیم کے اس فیصلے کو کہ "سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔" رد نہیں کر دیا۔؟ کیا اس نے شریعتِ محمدیؐ کے قوانین کی خلاف ورزی نہیں کی۔؟ کیا وہ اسلام کی نشر و اشاعت میں رکاوٹ نہیں بنا۔؟ کیا اس نے اس طرح " امر بالمعروف ونہی عن المنکر" کا انکار نہیں کیا۔؟

مندرجہ بالا سارے سوالات کے جوابات بالکل واضح ہیں۔ لیکن کاش! اس مخالف طبقے نے تبلیغی جماعت کی کارکردگی اور پس منظر پر ایک نگاہ ڈال لی ہوتی۔ اور کاش! اس نے ہٹ دھرمی، تنگ نظری اور کم ظرفی سے کام نہ لیا ہوتا۔ اور کاش! اس نے تبلیغی جماعت کے پیغام کو ہی سن لیا ہوتا۔ اور اس نے اپنے آقا محمد مصطفیؐ کے ارشاد کہ " مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔" کا پاس ہی کیا ہوتا۔ کاش! ان کے دلوں میں ذرہ بھر بھی خوفِ الٰہی موجود ہوتا اور انہوں نے کم از کم اپنے انجام کو ہی ذہن میں رکھا ہوتا۔ کاش! اس نے اپنے مفاد پر تبلیغی جماعت کے مفاد کو ترجیح دی ہوتی۔

شاید انہیں معلوم نہ تھا کہ صرف تبلیغی جماعت وہ جماعت ہے جو:

۱۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر پوری طرح عمل پیرا ہے۔

۲۔ خالص دینی جذبے کے تحت اسلام کی سربلندی کیلئے بے لوث خدمت کر رہی ہے۔

۳۔ مسلم وغیر مسلم، اپنے پرائے، دوست، دشمن، سب کو صرف ایک خدا اور اس کے آخری پیغمبر محمد مصطفیؐ کی طرف آنے کی دعوت دیتی ہے۔

۴۔ انسان کو خدا کا سچا بندہ اور رسول پاکؐ کا سچا امتی بنانے کا عزم سے کہ پاکستان میں ہی نہیں ساری دنیا میں سرگرداں ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے کیلئے سارے انسانوں کو اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتی ہے۔

۶۔ اپنے مفاد پر دوسروں کے مفاد کو ترجیح دیتی ہے۔

۷۔ کسی سے کچھ لینے کی بجائے بہت کچھ دینا چاہتی ہے۔

اور پھر ذرا غیر جانبدار ہو کر سوچئے تو سہی! اللہ والوں کی یہ جماعت ایسی ہے کہ جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ جس کا نصب العین انسانی ہمدردی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ جس کا جان، مال، وقت حتیٰ کہ عزت و آبرو صرف اسلام کی ترقی کیلئے وقف ہو چکی ہے۔ جس کا اگر کسی سے کوئی تعلق ہے تو صرف اور صرف خدا کی ذات کے لئے۔ جس کا منشاء یہ ہے کہ انسان کو خدا کا دوست بنایا جائے۔ جس کا مقصد معاشرے کی اصلاح، اور انسان کو اس کے مقصد حیات سے آگاہ کرنا ہے۔

ایسی جماعت جس کے اتنے عظیم مقاصد ہوں۔ کیا وہ اللہ والوں کی نہیں۔ اور کیا اللہ تعالیٰ ان کی مدد نہیں فرمائے گا۔ کیا نبی کریم ﷺ ایسی جماعت پر خوش نہیں ہوں گے۔ اور اے تبلیغی جماعت کی مخالفت کرنے والو! کیا نبی کریم ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ ہم اللہ والوں کی اس جماعت سے ایسا کریں۔ نہیں بالکل نہیں۔ تو پھر آخر تبلیغی جماعت کا قصور کیا ہے۔ جو اس کو بڑے بڑے الزامات سے نوازا جاتا ہے۔ اتنی مخلص جماعت کو موردِ الزام ٹھہرانا کہاں کا انصاف ہے۔ جو اپنے پرائے، مسلم و غیر مسلم اور دوست دشمن سب کی بھلائی کی خاطر مصائب و آلام سے دوچار ہو کر ساری دنیا میں ماری ماری پھر رہی ہو۔ اور جس کی موافقت کی بجائے تم اسکی مخالفت کرو۔ یا پھر

شرم تم کو مگر نہیں آتی

اپنے گریبان میں جھانک کر تو دیکھئے۔ انصاف کیا کہتا ہے۔؟ اگر آپ ایک منٹ کیلئے مجھے منصف بنالیں جب کہ میں اس کا اہل تو نہیں۔ البتہ میرا فیصلہ صحیح انصاف پر مبنی ہوگا۔ اور انشاء اللہ آپ کیلئے سود مند بھی غور فرمائیے۔

سب انسان اولادِ آدم ہیں۔ اور سب مسلمان بھائی بھائی۔ اور مسلمان وہ ہے، جو کسی دوسرے کیلئے امن اور سلامتی چاہے۔ صرف یہی تصور ذہن میں رکھیں تو مسئلہ بالکل حل ہو چکا ہے۔ تبلیغی جماعت والے بھی مسلمان ہیں۔ جبکہ آپ بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور آپ بھی اُسی عقیدے پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس طرح تو آپ بھائی بھائی ہوئے۔ آپ میں کوئی تفریق نہیں رہی۔ اور مذہب اسلام تو کسی تفریق کا قائل نہیں۔ اب جب آپ بھائی بھائی ہوئے، کلمہ بھی ایک، خدا بھی ایک، شریعت بھی ایک اور قرآن بھی ایک، تو پھر آپ سب کو ایک ہونے میں کیوں شک ہے۔

اب آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ آپ غلطی پر ہیں۔ غلطی ہو جانا انسان کے بس سے باہر ہے۔ اب مصلحت اسی

میں ہے، کہ آپ اپنی غلطی بلا تامّل تسلیم کرلیں۔ بحیثیت مسلمان آپکو چاہیئے کہ آپ تبلیغی جماعت کی سرگرمیوں میں ہی دلچسپی نہ لیں۔ بلکہ اپنا وقت، مال، اور جان دے کر اس کی نصرت بھی کریں۔ اسی میں آپکی کامیابی اور نجات ہے، یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر آپ شاندار اُخروی کامیابی حاصل کرسکیں گے۔ ورنہ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے، آپ کے اس رویّے سے خدا کے دین کی نشر و اشاعت قطعاً نہیں رکے گی۔ ع پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔
—— البتہ آپ اس طرح خدا کے غیض و غضب کو دعوت دے کر اسکی ناراضگی مول لیں گے۔

تبلیغی جماعت اپنے عالمگیر پیغام عمل کے ساتھ منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں ہے۔ اور رہے گی۔ اس جماعت کا پیغامِ عمل اور وفا ہے۔ جو یقیناً اثر سے خالی نہیں۔ یہ اپنے عظیم مقصد میں انشاء اللہ کامیاب و کامران ہے۔ اور رہے گی۔ اس کا روّیہ نہایت ہمدردانہ اور مخلصانہ ہے۔ وہ خالص دینی جذبے کے تحت کام کرتی رہے گی۔ اور اسلام کی سربلندی کے لئے مصائب و مشکلات سے نبرد آزما ہو کر ظلمت کی تاریکی کے خلاف برسرِپیکار رہے گی۔
وہ جانتی ہے کہ آج نہیں تو کل یہ الزام تراش اس کے معروف کارکن ہوں گے۔ کیونکہ ایسا ہُوا ہے اور ہوتا رہے گا۔ تبلیغی جماعت میں آپکو بے شمار لوگ ایسے بھی ملیں گے، جو اس جماعت کے کارکنوں پر آوازیں کستے تھے۔ اور آج وہ اسی جماعت کے احسان مند ہیں۔

میں تبلیغی جماعت کے مخالف طبقے سے یہ بھی عرض کردوں کہ میں نے بطور ہمدردی اتنا کچھ کہا ہے۔ مجھے آپ سے قطعاً کوئی عناد نہیں مجھے اس بات کا اتنا دکھ نہیں کہ آپ نے تبلیغی جماعت پر الزام تراشی کیوں کی ہے۔ اور یوں کرتے ہیں بلکہ مجھے اس چیز کا زیادہ افسوس ہے کہ آپ الزام لگانے والے کیوں ہیں۔
آپ مسلمان ہیں آپ کا یہ کردار مسلمان کا کردار نہیں۔ کیا کسی مسلمان کا یہ کردار کسی غیر مسلم کو اسلام قبول کرنے پر آمادہ کرسکے گا۔؟ نہیں قطعاً نہیں۔ میں پر زور مخلصانہ طور پر آپ سے گذارش کروں گا۔ کہ طاقتِ گفتار کی جگہ طاقتِ کردار پیدا کیجیے۔ اس طرح ہی آپ غیر مسلموں پر فتح اور برتری حاصل کرسکیں گے۔ اور صرف یہی واحد طریقہ ہے، جس پر چل کر ہم اسلام کی ترقی میں نمایاں مقام حاصل کرسکتے ہیں۔ اس طرح آپ کو حقیقی خوشی، مسرت اور سکون نصیب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ اور اسلام کی ترقی کیلئے ہر طرح سے کام کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پرزہ جات سائیکل
پی سی ٹی
پاکستان میں سب سے اعلیٰ اور معیاری
مارکہ
بٹ سائیکل سٹورز۔ نیلا گنبد۔ لاہور
فون نمبر 65309